آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
انسانی کمالات اور صفات حسنہ کا کامل مجموعہ

عبدالرشید عراقی

حسن یوسف، دم عیسیٰ یہ بیضا راری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کوئی زندگی خواہ کس قدر تاریخی ہو۔ جب تک وہ کامل نہ ہو۔ ہمارے لئے نمونہ نہیں بن سکتی۔ کسی زندگی کا کامل اور ہر نقص سے بری ہونا، اس وقت تک ثابت نہیں ہوسکتا، جب تک اس کی زندگی کے تمام اجزاء ہمارے سامنے نہ ہوں، آنحضرت ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ ولادت سے لے کر وفات تک ان کے زمانہ کے لوگوں کے سامنے، اور ان کی وفات کے بعد تاریخ عالم کے سامنے ہے۔ ان کی زندگی کا کوئی مختصر سے مختصر زمانہ بھی ایسا نہیں گزرا۔ جب وہ اپنے اہل وطن سے اوجھل ہو کر آئندہ کی تیاری میں مصروف ہوں، اسلام کی نگاہ میں آپ ﷺ کی حیات مبارکہ ایک مسلمان کے لئے کامل نمونہ ہے۔ اس لئے اس نمونہ کے تمام پہلو سب کے سامنے ہونے چاہئیں۔ اور وہ سب کے سامنے ہیں۔ اسی سے ثابت ہوگا۔ کہ آپ ﷺ کی زندگی کے سلسلے میں کوئی کڑی گم نہیں ہے کوئی واقعہ زیر پردہ نہیں ہے۔ جو کچھ ہے وہ تاریخ کے صفحات میں آئینہ ہے۔ اور یہی ایک ذریعہ کسی زندگی کے کامل، معصوم اور بے گناہ یقین کرنے کا ہے۔ نیز ایسی ہی زندگی جس کے ہر پہلو اس طرح روشن ہوں، انسان کے لئے نمونہ کا کام دے سکتی ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ کے کمالات پر کیا کچھ نہیں لکھا جا چکا۔ آپ ﷺ کی سیرت پر تقریباً ہر زبان اور ہر ملک میں سینکڑوں نہیں ہزاروں کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ دنیا میں آپ ﷺ کی واحد ہستی ہے۔ جن کی حیات مبارکہ پر اس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں جن کا شمار نہیں ہوسکتا۔ یہ صرف اور صرف آپ ﷺ کی ذات گرامی ہے جس کا چرچا چار دانگ عالم میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جتنے انبیائے کرام دنیا میں مبعوث فرمائے، کسی کے متعلق یہ ارشاد نہیں فرمایا:

اور ہم نے آپ کو تمام بنی نوع انسان کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (سبا۔۲۸)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی رسالت عامہ کا بیان فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کو پوری نسل انسانیت کا ہادی اور رہنما بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور دوسری جگہ ارشاد ہے۔

فی الحقیقت تم مسلمانوں کے لئے رسول اللہ ﷺ کا قول وعمل ایک بہترین نمونہ ہے۔ (احزاب۔۲۱)

اس آیت کی تفسیر میں ڈاکٹر محمد نعمان سلفی حفظہ اللہ لکھتے ہیں۔ کہ

نبی ﷺ کی ذات گرامی نیک صفات اور اچھے اخلاق و کردار میں مومنوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ مشکل گھڑیوں میں ہمیشہ ثابت قدم رہے' دکھ اور مصیبت پر صبر کیا' اور کسی حال میں بھی آپ کے پائے استقامت میں لغزش نہیں پیدا ہوئی' مکی زندگی میں قریشیوں نے آپ پر مصیبت کے پہاڑ ڈھائے اور آپ اور مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا' لیکن آپ ایمان وعزیمت کے ساتھ سب کچھ جھیل گئے' آپ ﷺ کے یہ اوصاف ان مومنوں کے لئے مشعل راہ ہیں جو رضائے الٰہی اور ثواب آخرت کی امید لگائے ہوئے ہیں ایسے لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے وقت بزدلی نہیں دکھاتے۔ اور اللہ کو خوب یاد کرتے رہتے ہیں۔
(تیسر الرحمان ۔۔۔ لبیان القرآن ۱۱۸۴)

مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ

یہ آیت اگرچہ جنگ احزاب کے ضمن میں نازل ہوئی ہے جس میں جنگ کے موقع پر بطور خاص رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو سامنے رکھنے اور اس کی اقتداء کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن یہ حکم عام ہے یعنی آپ ﷺ کے تمام اقوال' افعال اور احوال میں مسلمانوں کے لئے آپ ﷺ کی اقتداء ضروری ہے چاہے ان کا تعلق عبادات سے ہو یا معاشرت سے' معیشت سے' یا سیاست سے' زندگی کے ہر شعبے میں آپ کی ہدایات واجب الاتباع ہیں (احسن البیان ص۱۱۷۲)

غرض ایک ایسی شخصی زندگی جو ہر طائفہ انسانی اور ہر حالت انسانی کے مختلف مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو صرف حضرت محمد ﷺ کی سیرت ہے۔

علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

اگر دولت مند ہو' تو مکہ کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کی تقلید کرو' اگر غریب ہو' تو شعب ابی طالب کے قیدی اور مدینہ کے مہمان کی کیفیت سنو' اگر بادشاہ ہو' تو سلطان عرب کا حال پڑھو' اگر رعایا ہو' تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو' اگر فاتح ہو' تو بدر وحنین کے سپہ سالار پر نگاہ دوڑاؤ' اگر تم نے شکست کھائی ہے تو معرکہ احد سے عبرت حاصل کرو' اگر تم استاد اور معلم ہو' تو صفہ کی درسگاہ کے معلم اقدس کو دیکھو۔ اگر شاگرد ہو' تو روح الامین کے

سامنے بیٹھنے والے پر نظر جماؤ' اگر واعظ اور ناصح ہو تو مسجد مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو' اگر تنہائی و بیکسی کے عالم میں حق کی منادی کا فرض انجام دینا چاہتے ہو تو مکہ کے بے یارو مددگار نبی کا اسوہ حسنہ تمہارے سامنے ہے' اگر تم حق کی نصرت کے بعد اپنے دشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کمزور بنا چکے ہو' تو فاتح مکہ کا نظارہ کرو' اگر اپنے کاروبار اور دنیاوی جدوجہد کا نظم ونسق درست کرنا چاہتے ہو۔ تو بنی نضیر' خیبر' اور فدک کی زمینوں کے مالک کے کاروبار اور نظم ونسق کو دیکھو' اگر یتیم ہو' تو عبداللہ و آمنہ کے جگر گوشہ کو نہ بھولو' اگر بچہ ہو' تو حلیمہ سعدیہ کے لاڈلے بچے کو دیکھو' اگر جوان ہو' تو مکہ کے چرواہے کی سیرت پڑھو' اگر سفری کاروبار میں ہو' تو بصریٰ کے کارواں سالار کی مثالیں ڈھونڈو' اگر عدالت کے قاضی اور پنچائتوں کے ثالث ہو' تو کعبہ میں نور آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو' جو حجر اسود کو کعبہ کے ایک گوشے میں کھڑا کر رہا ہے' مدینہ کی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے منصف کو دیکھو' جس کی نظر انصاف میں شاہ و گدا اور امیر و غریب برابر تھے۔

اگر تم بیویوں کے شوہر ہو' تو خدیجہؓ اور عائشہؓ کے مقدس شوہر کی حیات پاک کا مطالعہ کرو' اگر اولاد والے ہو تو فاطمہؓ کے باپ اور حسنؓ و حسینؓ کے نانا کا حال پوچھو' غرض تم جو کوئی بھی ہو' اور کسی حال میں بھی ہو' تمہاری زندگی کے لئے نمونہ' تمہاری سیرت کی درستی و اصلاح کے لئے سامان' تمہارے ظلمت خانہ کے لئے ہدایت کا چراغ اور رہنمائی کا نور حضرت محمد ﷺ کی جامعت کبریٰ کے خزانہ میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے' اس لئے طبقہ انسانی کے ہر طالب اور نور ایمانی کے ہر متلاشی کے لئے صرف حضرت محمد ﷺ کی سیرت ہے اس کے سامنے' نوح و ابراہیم' ایوب و یونس' موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سب کی سیرتیں موجود ہیں' گویا تمام انبیائے کرام کی سیرتیں صرف ایک ہی جنس کی اشیاء کی دوکانیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت و اعمال کی دنیا کا سب سے بڑا بازار (مارکیٹ) ہے جہاں پر جنس کے خریدار اور ہر شے کے طلبگار کے لئے بہترین سامان موجود ہے۔ (خطبات مدراس ص ۱۰۱' ۱۰۲)

آپ ﷺ کی ذات جامع اور صاحب کمالات ہے آپ ﷺ کی شخصیت میں وہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود تھیں جن کا فرداً فرداً تصور کیا جا سکتا ہے' یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات کو نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت سے ہر طبقے اور ہر شعبے کا آدمی رہنمائی حاصل کر سکتا ہے' کیونکہ آپ ﷺ ہر میدان میں باکمال تھے۔ حسن و جمال میں آپ ﷺ یکتا تھے۔ حضرت حسان بن ثابتؓ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ

آپ سے بڑھ کر کسی حسین کو میری آنکھوں نے
کبھی نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ خوبصورت بچہ
کسی عورت نے نہیں جنا' آپ ہر عیب سے پاک

پیدا کئے گئے ہیں' گویا آپ جس طرح چاہتے تھے
اسی طرح آپ کو پیدا کیا گیا

شمائل ترمذی میں حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ چاند کی رات میں آنحضرت ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھا تو آپ ﷺ چاند سے بھی زیادہ حسین نظر آ رہے تھے۔ گویا آپ ﷺ کے حسن کے سامنے چاند بھی ماند تھا۔

دنیا میں آنحضرت ﷺ کا ورود اس وقت ہوا' جب کہ دنیا کو آپ کی اشد ضرورت تھی' لوگ ادیان سابقہ سے منحرف ہو چکے تھے۔ اور بے راہ ہو گئے تھے' ضلالت و گمراہی کا دور دورہ تھا' لوگ ایک خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرتے تھے' قتل و غارت کا بازار گرم تھا' جوا' شراب نوشی اور زنا کاری عام ہو چکی تھی' عورتوں کو سر عام رسوا کیا جاتا تھا' تب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا' ارشاد ربانی ہے۔

اے پیغمبر ﷺ ہم نے تجھ کو گواہی دینے والا اور (نیکوں کو) خوشخبری سنانے والا' اور (غافلوں کو) ہوشیار کرنے والا' اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے پکارنے والا اور ایک روشن کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ (احزاب ۴۵۔۴۶)

ان آیات کی تفسیر میں علامہ سید سلیمان ندوی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں۔

آپ عالم میں اللہ کی تعلیم و ہدایت کے شاہد ہیں' نیکو کاروں کو فلاح و سعادت کی بشارت سنانے والے مبشر ہیں' ان کو جو ابھی تک بے خبر ہیں' ہشیار اور بیدار کرنے والے نذیر ہیں' بھٹکنے والے مسافروں کو اللہ کی طرف پکارنے والے داعی ہیں' اور خود ہمہ تن نور اور چراغ ہیں' یعنی آپ کی ذات اور آپ کی زندگی راستہ کی روشنی ہے' جو راہ کی تاریکیوں کو کافور کر رہی ہے (خطبات مدراس۔ ص ۳۱)

باکمال شخص کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تمام اوصاف عالیہ سے متصف ہو' اعلیٰ کردار کا مالک ہو' دوسرے الفاظ میں اس کا کردار بے داغ ہو' اس کے کردار کی دوست دشمن' چھوٹے بڑے' اعلیٰ و ادنیٰ' امیر و غریب' تعلیم یافتہ اور ان پڑھ سب اس کی تعریف کریں' اور اس کے کردار پر کسی قسم کا شک وشبہ نہ کر سکیں آپ ﷺ کا کردار آئینہ کی طرح صاف و شفاف تھا' دشمنوں کو یہ جرات نہ ہوتی تھی کہ وہ آپ ﷺ پر انگشت نمائی کر سکیں' آپ ﷺ کو الصادق اور الامین کے القاب خود مشرکین مکہ نے دیئے تھے' مشرکین مکہ آپ ﷺ کے پاس اپنی امانتیں رکھتے تھے' ہجرت کے موقع پر آپ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کو اس لئے اپنے بستر پر لٹا دیا تھا کہ صبح کے وقت مشرکین مکہ کو ان کی امانتیں واپس کر دیں۔

جب آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانیہ تبلیغ کا حکم ہوا تو آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام عمائدین قریش کو آواز دی اور انہیں جمع کیا جب سب قبائل کے لوگ جمع ہو گئے' تو آپ ﷺ نے فرمایا

اگر میں یہ خبر دوں کہ ادھر وادی میں شہسواروں کی ایک جماعت ہے جو تم پر چھاپہ مارنا چاہتی ہے تو کیا تم مجھے سچا مانو گے۔ لوگوں نے کہا۔ ہاں ہم نے آپ پر سچ ہی کا تجربہ کیا ہے۔ تب آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا اور انہیں شرک سے باز آنے کی تلقین کی۔

آپ ﷺ کے اخلاق حالیہ کی شہادت خود قرآن مجید نے دی ہے۔

وانك لعلى خلق عظيم

آپ یقیناً عظیم اخلاق والے ہیں (القلم۔۴)

اور خود آپ ﷺ کا ارشاد ہے

وانما بعثت لاتمم مكارم الاخلاق (مشکوۃ)

حضرت عائشہؓ سے آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا

كان خلقه القرآن (صحیح بخاری)

آپ کا اخلاق عین قرآن تھا۔

خاندانی لحاظ سے آپ ﷺ ساری مخلوق سے اعلیٰ وارفع ہیں اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شرافت ونجابت بخشی۔ پھر آپ کے بعد آپ کے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چن لیا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان میں بنی کنانہ کو پسند فرمایا اور بنی کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے رسول اللہ ﷺ کو پسند فرمایا؛

غرض حسب ونسب کے اعتبار سے آپ ﷺ ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور آپ کا سلسلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جاملتا ہے۔

آنحضرت ﷺ تمام انسانوں کے لئے مجسمہ رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے اور قرآن مجید نے اس کی شہادت دی ہے۔

ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے (انبیاء۔۱۰۷)

اور جس شہر مکہ میں آپ کی ولادت ہوئی اس کو قرآن مجید نے بلد امین (امن کا شہر) کہا ہے اور مکہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

مجھے قسم ہے اس شہر کی جس میں آپ رہتے ہیں (البلد ۱۔۲)

آنحضرت ﷺ عزم واستقلال کا پیکر تھے تمام عمر آپ اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور آپ کو دنیا کی کوئی طاقت اپنے مقصد کے حصول سے روک نہ سکی کفار مکہ نے آپ کو بہت زیادہ پریشان کیا بہت

ایذائیں اور تکالیف پہنچائیں' کاہن' ساحر وغیرہ کے القاب دیئے (معاذ اللہ) لیکن آپ کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی' آپ ﷺ کو سردار بنانے اور اپنا بادشاہ بنانے کی پیشکش ہوئی' مال و دولت کا لالچ دیا گیا' خوبصورت سے خوبصورت عورت سے نکاح کرنے کی پیشکش ہوئی' لیکن آپ نے ان سب کو ٹھکرا دیا۔ اور واضح الفاظ میں ان کے گوش گزار کیا۔

اگر آپ میرے داہنے ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دو تب بھی میں کلمہ حق کہنے سے باز نہیں آؤنگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے غالب کر دے یا میں اس راہ میں اپنی جان دے دوں (الرحیق المختوم۔ ص ۱۴۷)

آپ ﷺ کے سچا اور امانت دار ہونے کی شہادت کفار مکہ نے بھی دی ہے ابوسفیان جو چھ برس متواتر آپ سے مقابلے میں فوجوں کے پرے جماتے رہے' اور آپ کے سب سے بڑے حریف تھے' قیصر روم کے دربار میں یہ گواہی دی تھی کہ

آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا

اس پر قیصر نے جواب دیا

جو شخص لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا وہ اللہ تعالیٰ پر کیسے جھوٹ بول سکتا ہے' اس لئے آپ جو دعوت دے رہے ہیں اس میں وہ سچے ہیں آپ ﷺ بہت بڑے امانت دار تھے کفار مکہ اپنی قیمتی اشیاء آپ کے پاس بطور امانت رکھتے تھے' آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

جو شخص امین نہیں ہے وہ ایماندار نہیں ہوسکتا۔ قوت و طاقت اور شہادت و بہادری میں بھی آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا' غزوہ خندق میں ایک بہت بڑی چٹان صحابہ کرامؓ سے نہیں ٹوٹ رہی تھی' آپ ﷺ نے ایک ضرب سے اس چٹان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ حالانکہ آپ ﷺ تین دن سے فاقے سے تھے۔

غزوہ حنین میں جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو آپ ﷺ تنہا میدان کارزار میں تنہا خچر پر سوار ڈٹے رہے اور آپ کا رخ کفار کی طرف تھا اور آپ پیش قدمی کے لئے اپنے خچر کو ایڑ لگا رہے تھے' اور یہ فرما رہے تھے۔

انا النبی لاکذب ۔ انا ابن عبدالمطلب

(میں نبی ہوں' اس میں کوئی جھوٹ نہیں' میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں)

آنحضرت ﷺ ایفائے عہد' عدل و انصاف' سخاوت و ایثار' زہد و قناعت' عفو و حلم' شرم و حیاء' مہمان نوازی' شفقت و رحمت' میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے کفار مکہ بھی اس بات کی گواہی دیتے تھے' کہ آپ ﷺ جیسا بردبار' صابر' قانع' صادق امین' مہمان نواز' شفیق' ملنسار' غرباء اور مساکین و یتیم بچوں پر رحم و شفقت کرنے والا نہیں دیکھا' آپ کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل کہا کرتا تھا۔

محمد ﷺ میں تم کو جھوٹا نہیں کہتا

تم جو کچھ کہتے اور سمجھاتے ہو اس کو نہیں سجھتا

نضر بن حارث جس کا شمار عمائدین قریش میں ہوتا تھا' بڑا جہاندیدہ تھا' اس نے ایک دن قریش کے ایک اجتماع میں ان سے مخاطب ہو کر کہا تھا۔

اے قریش! تم پر جو مصیبت آئی ہے تم اس کی کوئی تدبیر نہ نکال سکے محمد ﷺ تمہارے سامنے بچہ سے جوان ہوا' وہ تم سب سے زیادہ پسندیدہ' سچا اور امانت دار تھا' اور اب جب اس کے بالوں میں سفیدی آچکی ہے اور تمہارے سامنے یہ باتیں پیش کیں تو کہتے ہو کہ وہ ساحر ہے' کاہن ہے' شاعر ہے' مجنون ہے' خدا کی قسم میں نے اس کی باتیں سنی ہیں۔

محمد ﷺ میں یہ کوئی بات نہیں (ابن ہشام) آنحضرت ﷺ کی شخصیت جامع الصفات تھی' علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں' کہ حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی کفر کے خلاف غیظ وغضب کا ولولہ پیش کرتی ہے' حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حیات بت شکنوں کا منظر دکھاتی ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کفار سے جنگ و جہاد' شاہانہ' نظم ونسق اور اجتماعی دستور وقوانین کی مثالیں پیش کرتی ہے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لائف عرف خاکساری' تواضع' عفو ودرگزر اور قناعت کی تعلیم دیتی ہے' حضرت سلیمان علیہ السلام کی شاہانہ زندگی' اولوالعبیوں کی جلوہ گاہ ہے' حضرت ایوب علیہ السلام کی حیات صبر وشکر کا نمونہ ہے' حضرت یونس علیہ السلام کی سیرت فلاحت وانابت اور اعتراف کی مثال ہے حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی قید وبند میں بھی دعوت حق اور جوش تبلیغ کا سبق ہے' حضرت داؤد علیہ السلام کی سیرت گریہ وبکا' حمد وستائش اور دعا وزاری کا صحیفہ ہے' حضرت یعقوب علیہ السلام کی زندگی امید خدا پر توکل اور اعتماد کی مثال ہے' لیکن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت مقدسہ کو دیکھو تو اس میں نوح اور ابراہیمؑ موسیٰ اور عیسیٰؑ سلیمان اور داؤدؑ' ایوب اور یونسؑ' یوسف اور یعقوبؑ کی زندگیاں اور سیرتیں سمٹ کر سما گئی ہیں (خطبات مدراس۔ ص ۱۰۷) اس کے بعد سید صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات انسانی کمالات اور صفات حسنہ کا ایک مجموعہ تھی' اور یہ سب ان ہی کی جامعیت کی زندگیاں اور جلوہ آرائیاں تھیں۔ جو کبھی صدیق وفاروق ہو کر چمکتی تھیں' کبھی ذی النورین اور مرتضیٰ ہو کر نمایاں ہوئی تھیں اور کبھی خالد اور ابوعبیدہ اور کبھی سعد وجعفر طیار ہو کر سامنے آئی تھیں' کبھی ابن عمرؓ اور ابوذر اور سلمان اور ابودردا ہو کر مسجد ومحراب میں نظر آتی تھیں اور کبھی ابن عباس اور ابی بن کعب' زید بن ثابت اور عبداللہ بن مسعود کی صورت میں علم وفن کی درسگاہ اور عقل وحکمت کا دبستان بن جاتی تھیں اور کبھی بلال

وصہیب اور عمار وخبیب کی امتحان گاہوں میں تسلی کی روح اور تسکین کا پیام بن جاتی تھیں' گویا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا وجود مبارک آفتاب عالم تاب تھا' جس سے اونچے پہاڑ' ریتلے میدان' بہتی نہریں' سرسبز کھیت' اپنی اپنی صلاحیت اور استعداد کے مطابق تابش اور نور حاصل کرتے تھے' یا ابر باراں تھا' جو پہاڑ اور جنگل' میدان اور کھیت' ریگستان اور باغ ہر جگہ برستا تھا اور ہر ٹکڑا اپنی اپنی استعداد کے مطابق سیراب ہورہا تھا اور قسم قسم کے درخت اور رنگارنگ پھول اور پتے جم رہے تھے اور اگ رہے تھے (خطبات مدراس۔ص ۱۱۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہم اعلان

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے

دس کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل دس کتابیں مفت تقسیم کی جارہی ہیں!

(1) مسئلہ طلاق قرآن وحدیث کی روشنی میں (2) گانا' بجانا' سننا اور قوالی اسلام کی نظر میں (3) توبہ' معنیٰ' حقیقت' فضیلت اور شرائط (4) پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری نماز (5) احکام ومسائل رمضان المبارک (6) اہمیت ومسائل زکوٰۃ (7) فضیلت اسلام (8) مہر نبوت (9) میں اہل حدیث کیوں ہوا؟ (10) حرز اعظم

خواہشمند حضرات مبلغ 40 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مبنی جدید الگ الگ رنگوں میں سات اشتہارات کا مکمل سیٹ بھی مفت زیر تقسیم ہے۔ ملک بھر کی تمام مساجد کے منتظمین حضرات صرف پندرہ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں اور اپنے اپنے زیر انتظام مساجد میں فریم کروا کر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج واشاعت کا یہ بہترین ذریعہ ہے

نوٹ ☆ فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔ لٹریچر کی تقسیم پندرہ شعبان تک جاری رہے گی' انشاءاللہ

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0604-567218 = 0333-8556473